

مقامِ جہد

منزلِ مقصد پہ کہنچا نہیں یا سسکیوں پر دلِ ناگام ہے
 سعیِ لاحاصل میں بھی پنہاں ہے اجر زندگی میں جہدِ خود انعام ہے
 ہر شکست اک فتح کی تہید ہے زندگی کی روش یہ نام ہے
 کوزہ گر کا چاک ہے دورانِ دہر اس پر بنتا زندگی کا جام ہے
 بن گیا گل سے اگر جامِ سفال آگ میں جب تک ڈال دیا نام ہے
 آتشِ سیال سے اختہ گری یہ کہاں گردشِ ایام ہے
 جستجو ہے ارتقا کا راستہ و گردشِ فطرت بہ صبح و شام ہے
 چوٹ کھا کھا کر شرر پیدا کرے زندگی شاید اسی کا نام ہے

”کوششِ بیہودہ بہ از خفتگی“

عارفِ رومی کا یہ پیغام ہے